صحیح قسم کی آزادی میں نشو و نما پا سکیں۔ لیکن ایسا کرنا اس کے لیے ناممکن ہو جائے گا، اگر وہ کسی ذہنی معیار سے وابستہ رہے گا یا اس میں کسی طرح کی ہٹ دھرمی یا خود غرضی ہوگی۔

جبر سے احساس کبھی بیدار نہیں کیا جا سکتا۔ بچہ کو بظاہر خاموش رہنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے، لیکن اس امر پر ہم مطلق غور نہیں کرتے کہ کس وجہ سے بچہ گستاخ اور ضدی ہو رہا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ جبر سے خوف اور عناد پیدا ہوتا ہے۔ صلہ کی لالچ یا خوف کا ڈر، خواہ وہ کسی شکل میں ہو، ذہن کو کند اور انسان کو ایک مطیع غلام بنا دیتا ہے۔ اگر ہماری یہی منشا ہے، تو جبر کے ذریعے تعلیم سب سے بہترین طریقہ ہے۔ مگر ایسی تعلیم نہ تو بچوں کی فطرت کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے اور نہ صحیح قسم کا ایسا معاشرتی ماحول بنا سکتی ہے جس سے تفریق اور نفرت مٹ جائے۔

بچوں سے اُنس رکھنے ہی میں صحیح تعلیم شامل ہے۔ مگر بیشتر لوگ بچوں سے سچی محبت نہیں رکھتے۔ ہمارے دلوں میں بچوں کے لیے بہت سے ارمان ضرور بھرے رہتے ہیں، جس کے دراصل معنی یہ ہیں کہ ہم میں خود اپنے لیے بڑے بڑے ارمان و حوصلے موجود ہیں۔ بد قسمتی سے ہم اپنے ذہنی مشاغل میں اس قدر مصروف رہتے ہیں کہ قلبی جذبات کے اظہار کا وقت ہی نہیں ملتا۔ بہر حال تربیت کے تشدد میں مخالفت ضرور ہو گی اور مخالفت کے ساتھ محبت کبھی بھی ہو سکتی ہے؟ ضبط و نظم سے ہمارے

گرد صرف دیواریں کھڑی ہو جاتی ہیں، جن کی وجہ سے بیگانگی اور علیحدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی تنازعہ کی دائمی بنیاد بن جاتی ہے۔ تربیت دوسروں کو جاننے سمجھنے میں مانع ہوتی ہے۔ دوسروں کو سمجھنے کے لیے دراصل مشاہدہ اور تحقیقات درکار ہے اور اس کے لیے ہر قسم کے تعصب کو ترک کرنا لازمی ہے۔

بچہ کو تربیت سے قابو میں لانا تو آسان ہے، لیکن اس سے زندگی کے آئندہ مسائل کو حل کرنے میں بچہ کو مدد نہیں ملتی۔ ممکن ہے کہ ایک درجہ میں طالب علموں کی کثیر تعداد ہو، وہاں جبر یا سزا کا خوف، اور صلہ کی امید دلانا بچوں کا ظاہرا خاموش رکھنے کے لیے ضروری سمجھا جائے، لیکن اگر تھوڑے سے طالب علم اچھے استاد کے پاس ہوں تو کیا وہاں جبر کی، جس کو ملائم الفاظ میں تربیت کہتے ہیں، کوئی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ اگر طلبہ کی ہر درجہ میں تعداد کم ہو اور استاد ہر شاگرد کو اپنی پوری توجہ دے سکے اور اس کی جانچ اور مدد کرتا رہے تو کسی قسم کے جبر یا دباؤ کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔ اگر ایسی مختصر جماعت میں کوئی بچہ خلل ہی پیدا کرے، یا کوئی مناسب شرارت و سرکشی کرے تو معلم کو اس شرارت کی وجہ معلوم کرنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ شاید خراب غذا، آرام کی کمی، خانگی جھگڑے، یا کوئی پوشیدہ خوف اس کا باعث ہو۔

اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ صحیح تعلیم کا مقصد و منشا آزادی اور